سوال

(225)استسقاء سے متعلق چند مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استسقاء سے متعلق چند مسائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

استسقاء کی نماز کےلیے میدان میں جانے کے موقع پر، امام یا مقتدی کے ننگے سر جانے کی کسی روایت میں تصریح نہیں آئی ہے، صرف چادر اوڑھ کر جانے کا ذکر آیا ہے۔ لوگوں کے سر کھلے ہوئے تھے یا ڈھکے ہوئے؟ اس کی تصریح نہیں ہے۔ البتہ ثیاب بذلہ کام دھام کی حالت اور پرانے دھرانے کپڑوں میں خشوع وتواضع اور مسکنت کے ساتھ میدان میں جانے سے اشارۃ یہ نکلتا ہے کہ سر پر ٹوپی یا پگڑی یا رومال جو زینت کے لباس ہیں نہیں تھے۔ واللہ اعلم۔

نمبر 2 : ہاں پشت کو دعا کی حالت میں اتنی اونچی اٹھالینا کہ بغل دکھائی دینے لگے سنت ہے۔ اور یہ طریقہ دعا میں امام اور مقتدی دونوں کےلیے مشروع ہے۔

نمبر 3۔ اس موقع پر چادر کا استعمال کرنا اور اس کو اس طرح الٹنا کہ نیچے کا حصہ اوپر ہوجائے اور اوپر کا حصہ نیچے اور دائیں جانب کا حصہ بائیں جانب ہوجائے اور بائیں جانب کا حصہ دائیں جانب ہوجائے۔ امام اور مقتدی دونوں کےلیے مشروع ومسنون ہے۔

نمبر 4۔ صبح کو طلوع آفتاب یعنی : وقت مکروہ نکل جانے کے بعد نماز استسقاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ ویسے دن میں اوقات مکروہ کے علاوہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

نمبر 5۔ خطبہ نماز سے پہلے دیا جائے یا بعد میں دونوں جائز ہے، لیکن راجح اور اولیٰ یہ ہے کہ نماز کے بعد دیا جائے۔ میدان میں پہنچ کر امام لوگوں کے ساتھ نماز فجر کی طرح دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر لوگوں کو وعظ کہے اور آخر وعظ میں قبلہ رُو ہو کر چادر کو مذکورہ طریقہ پر الٹ دے اور ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعا شروع کردے اور مقتدی بھی اس کے ساتھ اپنی چادروں کو الٹیں اور ہاتھ اٹھا کر امام کے دعائیہ جملوں پر آمین کہیں۔ پھر امام دعا ختم کرکے مقتدیوں کی طرف رخ کرکے خطبہ پورا کرے۔ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 331

محدث فتویٰ